



سوال

(37) جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گلاسکو سے ایک صاحب پوچھتے ہیں کہ ہماری مسجد میں کچھ لوگ تبلیغ کے لئے آئے اور امام صاحب سے کہا کہ اگر آپ جرابوں پر مسح کرتے ہیں تو پھر ہم آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے۔ اس لئے جرابوں پر مسح کا مسئلہ قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کر کے بتائیں کہ جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(ضروری وضاحت: سائل کے جواب میں محترم شیخ میری پوری نے وہی جواب دہرایا ہے جو اس سے قبل اس عنوان کے تحت سب سے پہلے سوال میں تفصیل سے دے چکے ہیں۔ اس لئے اس کی تکرار مناسب نہیں سمجھی گئی۔ البتہ جرابوں پر مسح کا انکار کرنے والوں کے تشدد اور تنگ نظری کی مولانا مرحوم نے اس طرح مذمت کی)

جو لوگ اس مسئلے میں اس حد تک شدت کے قابل ہیں وہ شاید مسئلے کی علمی نوعیت سے واقف نہیں، ورنہ ایسے عمل کے بارے میں ان کی اس سخت موقف کا کوئی جواز نہیں جس پر صحابہ کرام اور ائمہ دین نے عمل کیا ہو اور صحیح احادیث سے وہ ثابت ہو۔ ویسے بھی یہ جہالت کہ بات ہے کہ ایک فروعی مسئلے میں اختلاف رائے کی وجہ سے امام کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیا جائے، دین کے مسائل میں اس قدر تنگ نظری قابل مذمت ہے۔

جرابوں پر مسح ہو یا اس طرح کی کوئی دوسری رخصت، یہ اللہ کی طرف سے بہت بڑی نعمتیں ہیں اس کا صحیح احساس مسافروں، مریضوں اور ان لوگوں کو ہوتا ہے جو سخت سرد علاقوں میں رہتے ہیں یا جنہیں فیکریوں اور کام کی جگہوں پر پاؤں دھونے کی دقت پیش آتی ہے۔

رخصت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان اللہ تعالیٰ يحب ان تقبل رخصتہ كما يحب العبد مغفرۃ ربہ“ ”یعنی اللہ تعالیٰ یہ پسند فرماتے ہیں کہ بندے اس کی طرف سے دی گئی رخصتیں قبول کریں جس طرح بندہ اللہ کی طرف سے بخشش کو پسند کرتا ہے۔“

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

ص 135

محدث فتویٰ